بالمغیبات من اموالکم التی لاتشکون فیھا۔

(صفحہ ۴۷؍)

تم کوخبر دیتا ہوں کہ تم کیا کھاتے ہواور کیا تمہارے گھر میں رکھا ہے یعنی تمہارے حالات میں سے وہ غیب کی باتیں جن میں تم کوکسی قسم کا شبہ نہیں ہے۔

اسی وجہ سے اس کے بعد یہ ارشاد ہوا ہے کہ اِنَّ فِیْ ذٰلِکَ لَاٰیَۃً لَّکُمْ اِنْ کُنْتُمْ مُؤْمِنِیْن۔

اس میں نشانی (دلیل نبوت) ہے تمہارے لئے، اگر تم ایمان لانے والے ہو۔

ظاہر ہے کہ تبلیغ شریعت اور احکام کا پہنچانا رسول کی شان ہے نہ یہ کہ رسالت کی دلیل ہو۔ لہٰذا ماننا پڑے گا کہ اُنَبِّئُکُمْ بِمَا تَاْکُلُوْنَ وَمَا تَدَّخِرُوْنَ سے قوت اعجاز کا ظاہر کرنا مقصود ہے۔ نزول مائدہ سے وسعت رزق کے معنی مراد لینا بھی قرینہ کا محتاج ہے اور بالکل ظاہر قرآن کے خلاف ہے۔ اگر غور کیا جائے تو آل عمران کی آیت میں بار بار باذن اللہ کی لفظ کو دوہرانا (فَیَکُوْنُ طَیْراً بِاِذْنِ اللہ وَاُبْرِئُ الْاَکْمَہَ وَالْاَبْرَصَ وَاُحْیِ الْمَوْتیٰ بِاِذْنِ اللہ) اور سورۂ مائدہ میں باذنی کی لفظ کی تکرار (فَیَکُوْنُ طَیْراً بِاِذْنِیْ وَتُبْرِئُ الْاَکْمَہَ وَالْاَبْرَصَ بِاِذْنِیْ وَاِذْ تُخْرِجُ الْمَوْتیٰ بِاِذْنِیْ) صاف بتلاتا ہے کہ وہ افعال قوت بشریہ سے خارج ہیں اوران کی وجہ سے الوہیت کا دھوکہ ہوسکتا تھا اسی لئے یہ کہا گیا ہے کہ خدا کے احکام سے تم طائر میں جان ڈالتے تھے، خدا کے حکم سے کور مادرزاد اور کوڑھی کو اچھا کرتے تھے، خدا کے حکم سے مردوں کو جلا دیتے تھے، چنانچہ علامہ بیضاوی نے بھی احیی الموتیٰ باذن اللہ کے تحت میں لکھا ہے کہ کرّر باذن اللہ لرفع توھم الا لوھیۃ فان الاحیاء لیس من جنس افعال البشر باذن اللہ کی لفظ کو مکرر کیا گیا تا کہ الوہیت کا توہم نہ ہو کیونکہ مردوں کو زندہ کرنا بشری افعال کی نوعیت سے نہیں ہے (صفحہ ۴۷؍) اگر غور کیا جائے تو ہدایت مردم اور تبلیغ شریعت اور بیان احکام کے معنی قرار دینے کی صورت میں باذن اللہ اور باذنی کی تکرار بالکل فضول ہوجاتی ہے، جس سے کلام الٰہی کی اعجازی بلاغت انکار کرتی ہے۔

وَاللہُ یُحِقُّ الْحَقَّ بِکَلِمَاتِہٖ وَلَوْ کَرِہَ الْمُشْرِکُوْن۔

(ماخوذ از ماہنامہ الواعظ لکھنؤ، صفر المظفر ۱۳۴۶ھ اگست ۱۹۲۷ء ص ۱۵ تا ۲۸؍)

❁❁❁

سلام

جناب معراج صاحب قدیر وارثی لکھنوی

رو رو کے یہ کہنا مادر کا جا گو علی اصغرؑ شام ہوئی
سنسان ہے دشت کرب و بلا جا گو علی اصغرؑ شام ہوئی

اے نورِ نگاہِ شاہِ زمن یہ خاک کا بستر گل سا بدن
تنہا تمہیں چھوڑوں کیسے بھلا جا گو علی اصغرؑ شام ہوئی

یہ تاریکی، یہ سناٹا، یہ شام بلا، یہ تنہائی
اب کون تمہیں بہلائے گا جا گو علی اصغرؑ شام ہوئی

ہیں گریہ کناں سب جن وملک ماتم میں زمیں سے تا بہ فلک
جان و دل مادر تم پہ فدا جا گو علی اصغرؑ شام ہوئی

فردوس سے حوریں آئی ہیں تسنیم کے ساغر لائی ہیں
آنکھیں کھولو دیکھو تو ذرا جا گو علی اصغرؑ شام ہوئی

دنیا کے مصائب ٹوٹ چکے خیموں کو بھی اعدا لوٹ چکے
ہر گام پہ ہے اک حشر بپا جا گو علی اصغرؑ شام ہوئی

تھراتی ہوئی زریں کرنیں منہ چوم کے رخصت ہوتی ہیں
اٹھ بیٹھو کہ سورج ڈوب گیا جا گو علی اصغرؑ شام ہوئی

کیا دشت بلا کا حال لکھوں ہر ذرے سے ہر قطرے سے
معراجؔ یہی آتی تھی صدا جا گو علی اصغرؑ شام ہوئی

❁❁❁